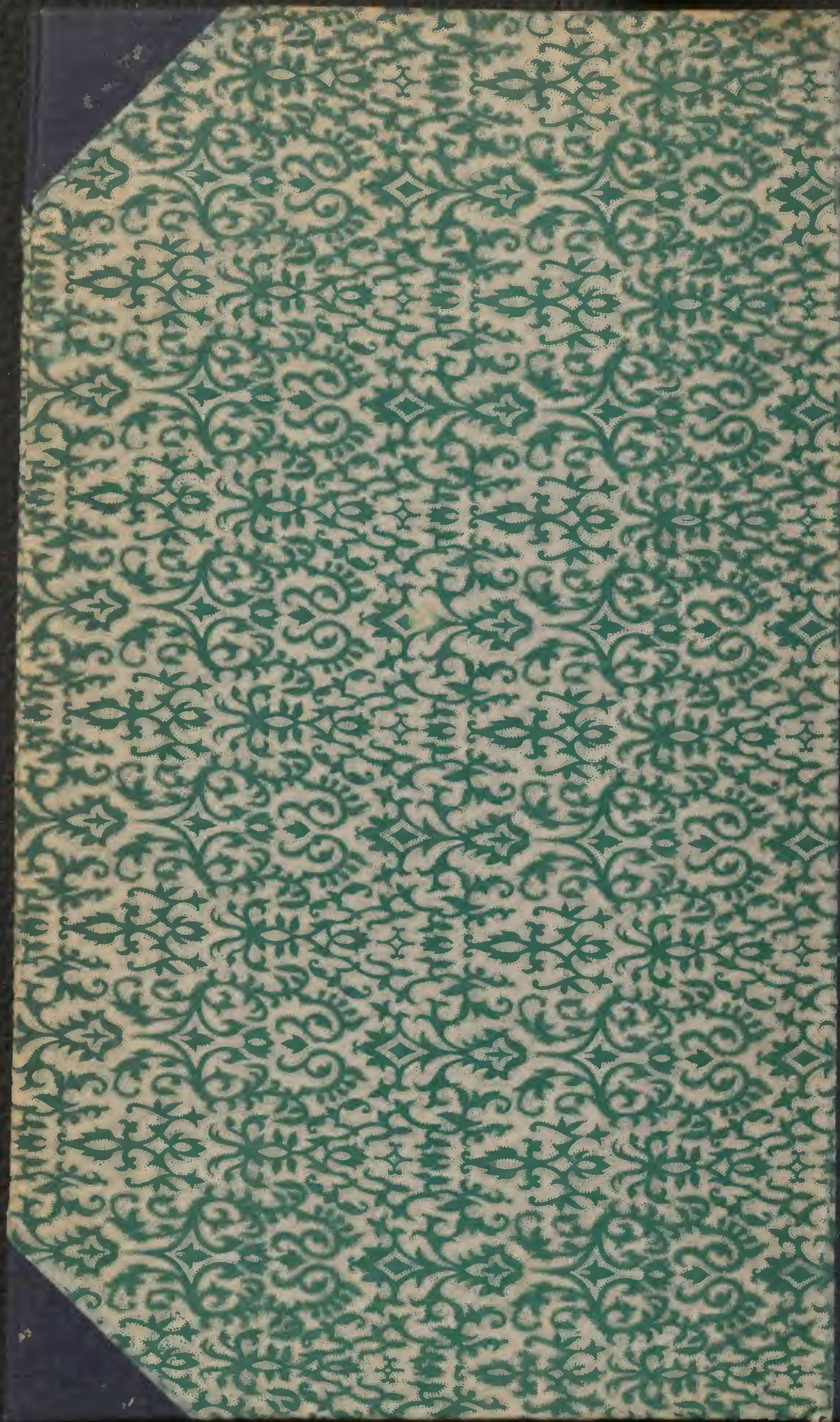


جماعت رضائے مصطفےٰ نے اپنے صرف سے چھاپا اور شائع کیا۔

الحمد للہ

اس رسالۂ مبارکہ میں اس امر کا ثبوت دیا گیا ہے کہ دربارۂ ہلال تار و خطوط و اخبار و افواہ بازار شرعاً معتبر نہیں

مسمٰی بنام تاریخی

ازکی الاھلال بابطال ما احدث الناس فی امر الھلال

۱۳۵۰ھ

از افادات عالیہ

حضور پرنور امام اہلسنت مجدد دین و ملت عظیم البرکۃ رفیع الدرجۃ محی السنۃ شیخ الاسلام والمسلمین عمدۃ الفضلاء المحققین اعلحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باہتمام

جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا خان صاحب خلف اکبر حضرت اقدس صاحب زیب سجادہ آستانۂ عالیہ رضویہ دامت برکاتہم

مطبوعہ مطبع اہل سنت و جماعت بریلی

بار اول ایک ہزار جلد

قیمت



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ

از کلکتہ فوجداری بالاخانہ مرسلہ مرزا غلام قادر بیگ صاحب جماشنہ ۱۳۰۵ھ

کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین کہ دربارۂ رویت ہلال تار کی خبر شرعا معتبر ہے یا نہین اور اگر کچھ لوگ یہ انتظام مقرر کرلین کہ درباب رویت ہلال رمضان و شوال و ذی الحجہ و محرم کے پیشتر سے مراسلات مقام دیگر کو جہان جہان مناسب خیال کیا جائے اس مضمون سے بھیجے جائین کہ اگر اون مقامون مین ۲۹ کی رویت ہو تو خبر رویت کی بذریعہ تار کے پہنچ جائے اور بعد پہنچنے خبر شہادت کافی کے مشتہر کردیا جائے تو یہ طریقہ شرعًا مقبول یا محض باطل اور اوسکی بناپر اعلان ہو تو مسلمانون کو اوس پر عمل جائز یا حرام اور اعلان کرنے والون کے حق مین کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی بشکرہ یصیر ہلال النعمۃ بدرا + والصلاۃ والسلام علی اجل شموس الرسالۃ قدرا + وعلی الہ وصحبہ نجوم الھدی واقمار التقی + ما اتی البرق + بخبر الودق + فصدق مرۃ وکذب اخری + اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب + [illegible]

محض نامعتبر اور یہ طریقہ کہ تحقیق ہلال کے لیے تراشا گیا باطل و بے اثر مسلمانونکو
ایسے اعلان پر عمل حرام اور جو اوس کی بنا پر مرتکب اعلان ہو سب سے زیادہ
بتائے آثام اس طریقہ مین جو غلطیان اور احکام شرع سے سخت بیگانگیان ہین
اون کے تفصیل کو دفتر درکار لہذا یہان بقدر ضرورت و فہم مخاطب چند آسان
تنبیہون پر اقتصار وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ٭

تنبیہ اول

شریعت مطہرہ نے دربارۂ ہلال دوسرے شہر کی خبر کو شہادت کافیہ یا تواتر
شرعی پر بنا فرمایا اور ان مین بھی کافی وشرعی ہونے کے لیے بہت قیود و
شرائط لگائے ہین جن کے بغیر ہرگز گواہی و شہرت تک بکار آمد نہین اور یہ
ظاہر کہ تار نہ کوئی شہادت شرعیہ ہے نہ خبر متواتر پھر اوس پر اعتماد کیونکر
حلال ہو سکتا ہے فتح القدیر و درمختار و فتاوی ہندیہ و حاشیہ طحطاویہ علی
مراقی الفلاح شرح نور الایضاح مین ہے واللفظ للدر یلزم اہل
المشرق برؤیۃ اہل المغرب اذا ثبت عندہم رؤیۃ
اولئک بطریق موجب علامہ حلبی و علامہ طحطاوی و علامہ شامی حواشی
درمختار مین فرماتے ہین۔ بطریق موجب بان یتحمل اثنان الشہادۃ
او یشہدا علی حکم القاضی او یستفیض الخبر بخلاف ما
اذا اخبر ان اہل بلدۃ کذا رأوہ لانہ حکایۃ جو یہان تار
کی خبر پر عمل چاہے اوسپر لازم کہ شرعا اوس کا موجب ہونا ثابت کرے
مگر حاشا نہ ثابت ہوگا جب تک ہلال مشرق اور بدر مغرب سے نہ چمکے پھر
شرع مطہر پر بے اصل زیادت اور منصب رفیع فتوی پر جرأت کس لیے

والعیاذ باللہ سبحنہ وتعالے اور یہ خیال کہ تارمین خبر تو شہادت کافی کی آئی محض نادانی کہ ہم تک تو نامعتبر طریقہ سے پہونچی نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی خبر سے زیادہ معتبر کسکی خبر پھر جو حدیث نامعتبر راویون کے ذریعہ سے آئی ہے کیون پایۂ اعتبار سے ساقط ہو جاتی ہے +

تنبیہ دوم

تار کی حالت خط سے زیادہ ردی وسقیم کہ اوس مین کاتب کا خط تو پہچانا جاتا ہی طرز عبارت سے شناخت مین آتا ہے واقف کار دیگر قرائن سے اعانت پاتا ہی با این ہمہ ہمارے علمانے تصریح فرمائی کہ امور شرعیہ مین ان خطوط ومراسلات کا کچھ اعتبار نہین کہ خط خط کے مشابہ ہوتا ہے اور بن بھی سکتا ہے تو یقین شرعی نہین ہوسکتا کہ اوسیکا لکھا ہوا ہے ائمۂ دین کی عبارتین لیجیے اشباہ مین ہے لایعتمد علی الخط ولایعمل بہ ہدایہ مین ہے الخط یشبہ الخط فلا یعتبر فتح القدیر مین ہے الخط لاینطق وھو متشابہ درمختار مین ہی لایعمل بالخط الخ فتاوی قاضی خان مین ہے القاضی انما یقضی بالحجۃ والحجۃ ھی البینۃ اوالاقرار اما الصک فلا یصلح حجۃ لان الخط یشبہ الخط کافی شرح وافی مین ہے الخط یشبہ الخط وقد یزور ویفتعل عینی شرح کنز مین ہے الخط یشبہ الخط فلا یلزم حجۃ لانہ یحتمل التزویر۔ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر مین القضاء والشہادۃ لایحل الا عن علم ولا علم ھہنا لان الخط یشبہ الخط فتاوی عالمگیریہ مین ملتقط سے ہے الکتاب قد یزور ویفتعل والخط یشبہ الخط والخاتم یشبہ الخاتم مختصر ظہیریہ پھر شرح الاشباہ للعلامۃ البیری پھر ردالمحتار مین ہی لایقضی

القاضي بذلك عند المنازعة لان الخط مما يزور ويفتعل غمز العيون مين فتاوے امام اجل ظہیر الدین مرغینانی سے ہے العلة فی عدم العمل بالخط کونه مما يزور ويفتعل اى من شانه ذلك وكونه من شانه ذلك يقتضى عدم العمل به وعدم الاعتماد عليه وان لم يكن فى نفس الامر كما هو ظاهر دیکھیے کسقدر روشن واضح تصریحین ہین کہ خط پر اعتماد نہین نہ اوسپر عمل ہو نہ اوسکے ذریعہ سے یقین حاصل ہو نہ اوسکی بنا پر حکم وگواہی حلال کہ خط خط کے مشابہ ہوتا ہے اور مہر مہر کے مانند بن سکتی ہے اور صاف ارشاد کرتے ہین کہ خط کا صرف اپنی ذات مین قابل تزویر ہونا ہی بے اعتباری کو کافی ہے اگرچہ یہ خاص خط واقع مین ٹھیک ہو پھر تار جس مین خبر بھیجنے والے کے دستخط وزبان کی کوئی علامت تک نام کو بھی نہین اور اوس مین خط کی بہ نسبت کذب وتزویر نہایت آسان کیونکہ امور دینیہ کی اوسپر بنا حرام قطعی نہو گی سبحٰن اللہ ائمۂ دین کی تو وہ احتیاط کہ مہری خط کو صرف گنجائش تزویر کے سبب لغو ٹھہرایا حالانکہ مہر بنا لینا اور خط مین خط ملا دینا سہل نہیں شاید ہزار مین دو ایک ایسا کر سکتے ہون اور یہان تو اصلا دشواری نہین جو چاہے تار گھر مین جائے اور جسکے نام سے چاہے تار دے آئے وہان نام ونسب کی کوئی تحقیقات نہین ہوتی نہ رجسٹری کی طرح شناخت کہ گواہ لیے جائین۔ علاوہ برین تار والون کی وجوب صدق پر کونسی وحی نازل کہ اون کی بات خواہی نخواہی واجب القبول ہو گئی اور اوس پر احکام کی بنا ہونے لگی ہزار افسوس ذلت علم وقلت علماء پر انا للہ وانا الیہ راجعون ❖

تنبیہہ سوم

قطع نظر اس سے کہ خبر شہادت سنگانے کے لیے جنہین مراسلات بھیجے جائین

غالباً اون کا بیان حکایت و اخبار محض سے کتنا جدا ہوگا جس کی بے اعتباری
تمام کتب مذہب مین مصرح بالفرض اگر اصل خبر مین کوئی خلل شرعی نہو
تاہم اوس کا جامہ اعتبار تار تار مین اگر یکسر تار تار کہ وہ بیان ہم تک اصالۃً
نہ پہونچا بلکہ نقل در نقل ہوکر آیا صاحب خبر تو وہان کے تار والے سے کہکر الگ
ہوگیا اوس نے تار کو جنبش دی اور کھٹکون سے جنکے اطوار مختلفہ کو اپنی اصطلاح
مین علامت حروف قرار دے رکھا ہے اشارون اشارون مین عبارت
بتائی اب وہ بھی جدا ہوگیا یہان کے تار والے نے اون کھٹکون پر نظر کی
اور بمروریات معلومہ سے جو فہم مین آیا اوسے نقوش معروفہ مین لایا اب یہ بھی
الگ رہا وہ کاغذ کا پرچہ کسی ہرکارہ کے سپرد ہوا کہ یہان پہونچا کر چلتا بنا
سبحن اللہ اس نفیس روایت کا سلسلۂ سند تو دیکھیے مجہول عن مجہول
عن مجہول نامقبول از نامقبول اسقدر وسائط تو لابدی ہین
پھر شاید کبھی نہوتا ہو کہ معزز لوگ بذات خود جاکر تار دین اب جس کے ہاتھ
لکھا بھیجا ہا نیے وہ جدا واسطہ اسپر فارم کی حاجت ہوئی تو تحریر کا قدم درمیان
آپ انگریزی نہ آئے تو کسی انگریزی دان کی وساطت ادہر تار کا بابو اردو نہ
لکھے تو یہان مترجم کی جدا ضرورت باینہمہ فصل زائد ہوا اور تار وصل نہین
جب تو نقل در نقل کی گنتی ہی کیا ہے وائے بے انصافی اس طریقہ تراشیدہ پر
عمل کرنے والون سے پوچھا جائے ان سب وسائط کی عدالت و ثاقت سے
کہان تک آگاہ ہین حاشا للہ نام بھی نہین معلوم ہوتا نام درکنار اصل شمار
وسائط بتانا دشوار سب جانے دیجیے اسلام پر یہ بھی مسلم نہین اکثر ہنود
وغیرہم کفاران خدمات پر متعین غرض کوئی موضوع سے موضوع حدیث اس
نفیس سلسلہ سے نہ آتی ہوگی پھر ایسی خبر پر امور شرعیہ کی بنا کرنا استغفر اللہ ظلمات و ظلمات

مین نہین جانتا کہ کسی عاقل کا بھی کام ہو ✣

تنبیہ چہارم

علما تصریح فرماتے ہین کہ دوسرے شہر سے بذریعۂ خط خبر شہادت دینا صرف قاضی شرع سے خاص جسے سلطان نے فصل مقدمات پر والی فرمایا ہو یہان تک کہ حَکَم کا خط مقبول نہین درمختار مین ہے القاضی یکتب الی القاضی وھو نقل الشھادة حقیقة ولا یقبل من محکم بل من قاض مولی من قبل الامام اھ ملتقط فتح مین ہے ھذا النقل بمنزلة القضاء ولھذا لا یصلح الا من القاضی غیر قضاۃ تو یہین سے الگ ہوئے رہے قاضی اون کی نسبت صریح ارشاد کہ اس بارے مین نامہ قاضی کا قبول بھی صرف اس وجہ سے ہے کہ صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین نے برخلاف قیاس اوس کی اجازت پر اجماع فرمالیا ورنہ قاعدہ یہی چاہتا تھا کہ اوس کا خط بھی اونہین وجہون سے جو اوپر مذکور ہوئین مقبول نہو اور ظاہر کہ جو حکم خلاف قیاس مانا جاتا ہے مورد سے آگے تجاوز نہین کرسکتا اور دوسری جگہ اوسکا اجرا محض باطل وفاحش خطا پھر حکم قبول خط سے گزر کر تار تک پہونچنا کیونکر روا ائمہ دین تو یہان تصریح فرماتے ہین کہ اگر قاضی اپنا آدمی بھیجے بلکہ بذات خود ہی آکر بیان کرے کہ میرے سامنے گواہیان گزرین ہرگز نہ سنینگے کہ اجماع تو صرف دربارۂ خط منعقد ہوا ہے پیام ایلچی وخود بیان قاضی اوس سے جدا ہے امام علامہ محقق علے الاطلاق شرح ہدایہ مین فرماتے ہین الفرق بین رسول القاضی وکتابہ حیث یقبل کتابہ ولا یقبل رسولہ ان

غایة رسوله ان یکون کنفسه وقد منا انه لو ذکر ما لی کتابه اذ لک
القاضی بنفسه لا یقبله وکان القیاس فی کتاب کذلک الا انه
اجیز باجماع التابعین علی خلاف القیاس فاقتصر علیه
سبحن اللہ پھر تار بیچارے کی کیا حقیقت کہ اوسے کتاب القاضی پر قیاس کرین
اور یہان خود بیان قاضی شرعًا بے اثر وہان بنائے احکام اوس کے سر عرشیا
ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ٭ اور جب شرعًا قاضی کا تار یون بی اعتبار
تو اوروں کے تار کی جو ہستی ہے وہ ہماری تقریر صدر سے آشکار کہ مقبول الکتاب کا
تار نا چیز تو مردود الکتاب کا تار کیا چیز ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الملک العزیز

تنبیہ پنجم

قاضی شرع کا نامہ بھی اوس وقت مقبول جب دو مرد ثقہ یا ایک مرد دو
عورتین عادل دار القضا سے یہان آکر شہادت شرعیہ دین کہ یہ خط بالیقین
اوسی قاضی کا ہے اور اوس نے ہمارے سامنے لکھا یا ہمکو و بکر گواہ کرلیا کہ یہ
خط اوسیکا ہے ورنہ ہرگز قبول نہین اگرچہ ہم اوس قاضی کا خط پہچانتے ہون
اور اوس کی مہر بھی لگی ہو اور اوس نے خاص اپنے آدمی کے ہاتھ بھیجا بھی ہو
ہدایہ مین ہے۔ لا یقبل الکتاب الا بشہادۃ رجلین او رجل و امرأتین
لان الکتاب یشبہ الکتاب فلا یثبت الا بحجۃ تامۃ وھذا
لانہ ملزم فلا بد من الحجۃ فتاوی ہندیہ مین ملتقط سے ہے۔
یجب ان یعلم ان کتاب القاضی الی القاضی صار حجۃ شرعًا فی
المعاملات بخلاف القیاس لان الکتاب قد یفتعل ویزور
الخط یشبہ الخط والخاتم یشبہ الخاتم ولکن جعلناہ حجۃ

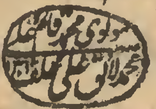
بالاجماع ولکن انما یقبله القاضی المکتوب الیه عند وجود شرائطه ومن جملة
الشرائط البینة حتی ان القاضی المکتوب الیه لا یقبل کتاب القاضی مالم
یثبت بالبینة انه کتاب القاضی عقود الدریہ مین فتاوی علامہ قاری الہدایہ
سے ہی اذا شهد وانه خطه من غیر ان یشاهد واکتابته فلا یحکم [illegible]
در مختار مین ہے واکتفی الثانی بان یشهد هم انه کتابه وعلیه الفتوی
سبحن اللہ یہ خطوط یا تار جو یہان آتے ہین اونکے ساتھ کون سے دو گواہ عادل اگر گواہی دیتے ہین
کہ فلان نے ہمارے سامنے لکھا یا تار دیا مگر ہے یہ کہ ناواقفی کیساتھ امور شرع مین بیجا انبساط
سب کچھ کراتی ہے نسئل اللہ توفیق الصواب وبہ نستعین فی کل باب
العزیز اس زمانہ فتن مین لوگون کو احکام شرع پر سخت جرأت ہے خصوصًا اون مسائل مین
جن مین حوادث جدیدہ سے تعلق ونسبت ہے جیسے تار برقی وغیرہ سمجھتے ہین کہ کتب ائمہ مین انکا
حکم نہ لکھا ہوگا جو چاہے مخالفت شرع کا الزام ہم پر چلیگا مگر نہ جانا کہ علماے دین شکر اللہ مساعیہم الجمیلہ نے کوئی
حرف ان عزیزون کے اجتہاد کو نہین رکھا ہے تصریحًا تلویحًا تفریعًا تاصیلًا سب کچھ فرمادیا ہے زیادہ علم
اوسے ہے جسے زیادہ فہم ہے اور ان شاء اللہ العزیز زمانہ اون بزرگان خدا سے خالی نہوگا جو مشکل کی تسہیل اور
مفصل کی تحصیل صعب کی تذلیل مجمل کی تفصیل سے باہر ہون بحر سے صاف صاف سے گوہر بے بہا
درخت سے ثمر نکالنے پر باذن اللہ قادر ہون لا تخلو الکون من امثالہم آمین الٰہ آمین
برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالی علی خاتم النبیین محمد و
آلہ وصحبہ اجمعین واللہ سبحنہ وتعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

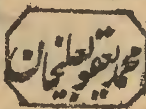
مواہیر علمائے بریلی



صحیح الجواب



اصاب المجیب
محمد یعقوب علیخان عفا اللہ عنہ

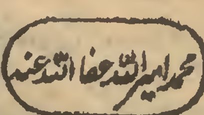


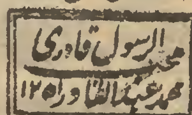
ہذا ہو عین التحقیق وما سواہ فہو باطل حقیق



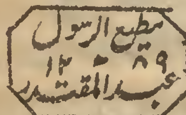
مواہیر علمائے بدایون

ہذا ہو الحق فماذا بعد الحق الا الضلال - اصاب المجیب الفقیر عبد القادر القادری عفی عنہ

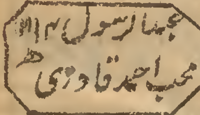




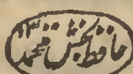
المجیب مصیب الفقیر عبد المقتدر



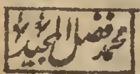
صح الجواب



قد اصاب من اجاب



الجواب صواب



دستخط علمائے مدرسہ عالیہ کلکتہ

جواب صحیح است
احمد ختم اللہ لہ بالحسنی
مدرس اول

الجواب ظاہر للصواب واللہ اعلم بالصواب
محمد عبد الحی صانہ اللہ عن الغی
مدرس اول پنشن دار

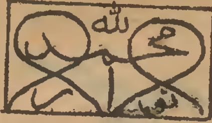
الجواب صحیح
حسن داود
ساکن بہووان

الظاہر ان المجیب مصیب واللہ اعلم
سعادت حسین عفی عنہ مدرس چہارم

الحق ما افتی بہ واللہ اعلم
عبد الرحیم عفی عنہ مدرس سوم

محمد الہ داد غفر لہ رب العباد
مدرس دوم پنشن دار

مواہیر علمائے حیدرآباد



مسائل فی هذا المسطور صحیح — ما کتب فی هذا القرطاس صحیح لا شبہ فیہ

محمد فضل حق ۱۲۹۱ — محمد علی ۱۲۹۱

الجواب المرقوم صحیح حق لاریب فیہ

محمد مظہر الدین — محمد عنایت علی

مواہیر علمائے دھلی

قسمت عبد الحکیم علم شد از فیض قا — الحکیم الرشید ہو ۱۲۹۶ — الغفر لہ محمد عبد السلام ۱۲۹۹

بانی مدرسہ فتحپوری دہلی

مواہیر علمائے رام پور

الجواب الصواب — قد صح الجواب — قد صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

محمد ارشاد حسین ۱۲۸۳ — محمد امداد حسین عفی عنہ — محمد لطف اللہ عفی عنہ

محمد امداد حسین — خادم شریعت رسول اللہ مفتی محمد لطف اللہ ۱۲۹۶

الجواب ہو الجواب ومن قال سوے

ذلک فقد قال محالا

العبد

محمد اعجاز حسین

عفی عنہ

ابو النعمان محیی المدرس محمد اعجاز حسین مجددی عفی عنہ وعن والدیہ والمسلمین ۱۲۹۹

الجواب صحیح

شاہ سید حسین ۱۲۹۶

مطبوعہ جدید رسائل کی فہرست

نام کتاب	قیمت
اعزاز الاکتناہ اس مین اس امر کا ثبوت ہے کہ جو زکوۃ نہ دے اور خیرات دیا کرے تو اوسکی خیرات مقبول نہین جبتک کہ وہ زکوۃ ادا نہ کرے۔	ا/
التحریر الجید اسمین اس امر کی تحقیق کہ مسجد کی اشیاء کی خرید و فروخت جائز ہے یا نہین۔	ا/
ازکی الہلال اس رسالہ مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ رویت ہلال تار خط کی خبر شرعاً معتبر نہین	[illegible]
الاعلام بحال البخور فی الصیام علم اس مین اس امر کی تحقیق کیگئی ہے کہ دھوان وغیرہ داخل ناک وحلق مین قصداً یا بغیر قصد چلا جاتا ہے تو روزہ فاسد ہوتا ہے یا نہین۔	زیر طبع
رد القحط والوباء اسمین سات حدیثوں سے صدقہ کی فضیلت اور اسکی خوبیان اور صلہ رحمی کے فوائد اور مسلمانوں کا جمع ہوکر کھانا کھانے اور کھلانے کا ثواب اور انکے ماسوا اور فوائد دنیویہ واخرویہ بیان کیے گئے ہین	زیر طبع
اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام اس مین اس امر کا ثبوت ہے کہ ہندوستان دار الاسلام ہی دار الحرب نہین اور اس امر کی تحقیق کہ آج کل کے ہنود و نصاریٰ کتابی ہین یا نہین۔	زیر طبع
شمع ہدایت یہ رسالہ بچون عورتون کو دینی تعلیم دینے والا اور اسلامی احکام وعقائد سکھانے والا ہی	۳/

ملنے کا پتہ

دفتر مطبع اہلسنت وجماعت بریلی

